© rasailojaraid.com

طریقہ ہے کہ منبر کی موجودگی میں خطبہ نیچے کھڑے ہو کر دیا جاتا ہے صرف دوسرے خطبہ کیلئے چند منٹ منبر پر بیٹھا جاتا ہے۔ (شفیق الرحمٰن پسرور)

جواب: مسجد میں اگر منبر موجود ہے تو خطبہ جمعۃ المبارک اس پر کھڑے ہو کر دیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ سے یہی عمل مسنون ہے۔ اگر مسجد میں اس کا اہتمام نہیں تو سنت کے احیاء کے پیش نظر اس کا اہتمام کرنا چاہیے لیکن صورتِ مسؤلہ میں یہ حرکت انتہائی معیوب ہے کہ منبر کی موجودگی میں خطبہ کیلئے اسے استعمال نہ کیا جائے۔ البتہ دوسرے خطبہ کے آغاز میں چند منٹ تک منبر پر بیٹھا جائے۔ اس طرح خطبہ تو ہو جاتا ہے لیکن یہ انداز محض تکلف اور غیر مسنون ہے۔

سوال: اگر والدین اپنی اولاد کو کسی جائیداد کے متعلق وصیت کر جائیں اور اس میں بے انصافی اور حق تلفی کی گئی ہو، اولاد نافرمانی سے بچنے کیلئے اسے قبول کر لے تو کیا جن بچوں پر زیادتی ہوئی ہے وہ بذریعہ عدالت یا پنچائت اسکی تلافی کا مطالبہ کر سکتے ہیں قرآن و حدیث کی روشنی میں اسکی وضاحت کریں۔؟ (چوہدری محمد غیاث تحصیل دینہ ضلع جہلم)

جواب:۔ ہمارے ہاں عام طور پر وصیت کے متعلق افراط و تفریط سے کام لیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں بیشتر اوقات یہ کوتاہی دیکھنے میں آتی ہے کہ جو چیزیں وصیت کے قابل ہوتی ہیں انہیں نظر انداز کر دیا جاتا ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ایک مسلمان کے شایان شان نہیں کہ وہ کسی قابل وصیت کام سے متعلق وصیت کرنا چاہتا ہو پھر دو رات بھی اس کے بغیر گزار دے یعنی اس کے پاس ہر وقت وصیت لکھی ہونا چاہیے۔ (صحیح بخاری، الوصیۃ: 2738)

چنانچہ حدیث میں ہے کہ حضرت ابن عمرؓ ہر وقت وصیت اپنے پاس رکھا کرتے تھے۔ اور وصیت کے متعلق افراط بایں طور کیا جاتا ہے کہ جن ورثاء کیلئے وصیت ناجائز ہوتی ہے۔ ان کیلئے وصیت کا بندوبست کر دیا جاتا ہے یا جن کیلئے وصیت کرنا جائز ہے ان کیلئے شریعت کی قائم کردہ حد سے زیادہ وصیت کر دی جاتی ہے یا پھر وصیت بے انصافی اور ظلم پر مبنی ہوتی ہے۔ پھر لواحقین اس قسم کی ظلم پر مبنی وصیت کو ایسی پختہ لکیر خیال کرتے ہیں جسے مٹانا یا اس میں ترمیم کرنا ان کے ہاں کبیرہ گناہ ہے۔ حالانکہ اس کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے ''ہاں جو شخص وصیت کرنے والے کی طرف سے جانب داری یا حق تلفی کا اندیشہ رکھتا ہوا گر وہ آپس میں ان کی

© rasailojaraid.com